جناب پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کی
90 کی دہائی میں لکھی گئی ایک نادر تحریر

شبِ برأت

فضائل و نوافل

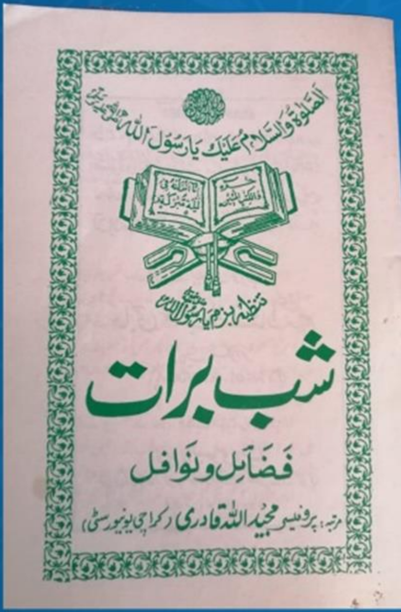

مریدین و محبین کے لئے ایک خاص تحفہ

خانقاہ، قادریہ، رضویہ، مجیدیہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تنظیم بزم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شب برات

فضائل و نوافل

مرتبہ: پروفیسر مجید اللہ قادری (کراچی یونیورسٹی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

شب برات

اللہ تعالیٰ سورہ الدخان میں ارشاد فرماتا ہے۔

حٰمٓ ○ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

قسم اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ○

بے شک ہم ڈرسنانے والے ہیں۔

امام بغویؒ اپنی تفسیر معالم التنزیل المعروف تفسیر بغوی میں حضرت قتادہؒ اور ابن زیدؒ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ یہ شب قدر کی رات ہے جس رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا لوح محفوظ سے آسمان دنیا تک پھر جس کو حضرت جبریل علیہ السلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک نجماً" جنماً" ۲۲ برس تک لاتے رہے۔

امام بغویؒ ہی نقل کرتے ہیں کہ بعد کے مفسرین کے خیال میں سورۃ دخان میں یہاں رمضان کی شب قدر نہیں نصف شعبان کی ۱۵ویں شب مراد ہے (تفسیر بغوی ج ۴ ص ۱۴۹)

امام بغوری آگے چل کر حضرت عکرمہؒ کا یہ قول بھی نقل کرتے ہیں کہ یہاں نصف شعبان کی ہی رات مراد ہے کیونکہ

شعبان کی پندرھویں رات کو دوسرے سال کی ۱۵ویں شب تک کے تمام امور طے ہو چکے ہوتے ہیں۔ زندوں اور مردوں کی فہرست بنالی جاتی ہے۔ جس میں پھر زیادتی اور کمی نہیں ہوتی۔ (امام بغوی ج ۴ ص ۱۳۹)

امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ اپنی مشہور ومعروف کتاب "شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور" میں ابو یعلی کے حوالے سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پورے شعبان کے روزے رکھتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ آپ یہ عمل کیوں کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج کی شب اس سال مرنے والے ہر آدمی کا نام لکھا جاتا ہے تو میں پسند کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ سے ملوں تو روزہ دار ہوں"۔

امام السیوطی ایک اور حدیث نقل کرتے ہیں۔

"ابن ابی الدنیا نے عطا بن یسار سے روایت کی ہے کہ جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو ملک الموت کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس میں جتنے آدمی ہیں ان کی روحیں قبض کرو، اگرچہ انسان درخت لگاتا ہے، نکاح کرتا ہے، گھر بناتا ہے، اس کے ہاں اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام

مردوں میں لکھا جاچکا"۔(تفسیر ابن جریر طبری ج ۱۱ ص ۶۵)
(شرح الصدور ص ۵۵)

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف "غنیتہ الطالبین" میں اس شب کے سلسلے میں یوں رقمطراز ہیں۔

"شب برات برکت والی چیزوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو مبارک فرمایا کیونکہ اہل زمین کے لئے اس رات میں رحمت، برکت، خیر، گناہوں سے معافی اور نزول مغفرت ہے"۔

اس کے ثبوت میں دوسری روایات کے منجملہ ایک روایت وہ بھی ہے جو ابونصر نے اپنے والد سے نقل کی ہے، جو انہوں نے بالاسناد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

"نصف شعبان کی رات میں اللہ تعالیٰ قریب ترین آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے اور مشرک، دل میں کینہ رکھنے والے اور رشتہ داریوں کو مقطع کرنے والے اور بدکار عورت کے سوا تمام لوگوں کو بخش دیتا ہے"۔

(غنیتہ الطالبین ص ۳۴۱)

امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر میں امام ترمذی سے یہ قول

نقل کرتے ہیں۔

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آج کی رات قبیلہ بنی کلب کی تمام بکریوں کے بالوں کے تعداد سے بھی زیادہ بندوں کو بخش دیتا ہے"۔

"ایک اور روایت میں ہے تمام مسلمانوں کی بخشش فرما دیتا ہے مگر نجومی، جادوگر، شرابی، زانی، ماں باپ کا نافرمان سودخور وغیرہ"

(تفسیر الفخر الرازی ج ۱۴، ص ۲۳۹)

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ **غنیتہ الطالبین** میں ایک اور روایت نقل کرتے ہیں۔

"ابو نصر نے بالاسناد مردہ سے روایت کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہیں پایا میں (آپ کی تلاش میں) گھر سے نکلی، میں نے دیکھا کہ آپ جنت البقیع (کے قبرستان) میں موجود ہیں اور آپ کا سر آسمان کی جانب اٹھا ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا کیا تمہیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری حق تلفی کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا گمان تو یہی تھا کہ آپ کسی بی بی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نصف شعبان کی رات میں دنیائے آسمان پر جلوہ فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے شمار سے زیادہ لوگوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔

(غنیتہ الطالبین ص ۳۴۶)

اس برکت والی رات جس کے ۴ نام مشہور ہیں۔ لیلتہ البراۃ (نجات والی رات)، لیلتہ الرحمتہ (رحمت والی رات)، لیلتہ المبارکتہ (برکت والی رات)، لیلتہ الصک (نجات حاصل ہونے والی رات)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی اس رات سورج ڈوبنے کے وقت سے آسمان دنیا پر نزول فرماکر ارشاد فرماتا ہے کہ کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں؟ کیا ہے کوئی روزی مانگنے والا کہ میں اس کو روزی عطا کروں؟ کیا ہے کوئی بلا میں مبتلا کہ میں اس کو عافیت دوں؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ ج دوم ص)

اس برکت والی رات کی ضیا پاشیاں سمیٹنے کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اس نصب شعبان کی رات میں جو سو (۱۰۰) رکعت نفل نماز (صلواۃ الخیر) پڑھے گا (اللہ تعالی) اس کے پاس ایک سو (۱۰۰) فرشتوں کو بھیجے گا۔ تمیں (۳۰ فرشتے اس کو جنت کی

بشارت دیں گے اور تیس (۳۰) فرشتے اس کو جہنم سے بے خوفی کی خوشخبری سنائیں گے اور تیس (۳۰) فرشتے دنیاوی آفتوں کو اس کے لئے ٹالتے رہیں گے اور دس فرشتے اس کو شیطان کے مکروفریب سے بچاتے رہیں گے۔
(تفسیر نیشاپوری ج ۱۱ ص ۸۲)

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی سلف صالحین کے معمولات کی روشنی میں یہ روایت نقل کرتے ہیں۔

"شب برات میں جو نماز وارد ہے اس میں سو (۱۰۰) رکعتیں ہیں ایک ہزار سورۃ اخلاص کے ساتھ یعنی ہر رکعت میں دس (۱۰) مرتبہ قل ھو اللہ احد ○ پڑھی جائے۔ اسی نماز کا نام "صلواۃ الخیر" ہے۔ اس کے پڑھنے سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ سلف صالحین یہ نماز باجماعت پڑھتے تھے۔ اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اس کا ثواب کثیر ہے۔ امام حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس (۳۰) صحابہ نے بیان فرمایا کہ اس رات کو جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالی اس کی طرف ستر (۷۰) بار دیکھتا ہے اور ہر بار کے دیکھنے میں ستر (۷۰) بار حاجتیں اس کی پوری کرتا ہے جن میں سے ادنی حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۴۴۸)

پیارے مسلمان بھائیو اور بہنوں! اوپر دی گئی آیت

قرآن اور احادیث و روایت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نصف شعبان کی رات کتنی مبارک اور برکت والی رات ہے۔ اگرچہ علماء کے نزدیک دونوں آراء پائی جاتی ہیں کہ سورۃ دخان میں **لیلتہ المبارکتہ** سے مراد شب قدر ہے یا شب برائت مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال صالحہ سے صاف ظاہر ہے کہ آپ اسی نصف شعبان کی رات کو اپنے آرام کو چھوڑ کر ان کے پاس جنت البقیع پہنچے جو اس وقت دنیا میں موجود نہ تھے ان کے لئے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہی باعث برکت ہوئی ہوگی اس پر نور علی نور یہ کہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ان کے لئے مغفرت کی دعائیں مانگ رہے تھے۔ میرا یہ کامل یقین ہے کہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف ان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لئے دعائے مغفرت فرما رہے تھے بلکہ قیامت تک آنے والے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کے لئے دعائے مغفرت فرما رہے تھے کیونکہ کوئی امتی آپ کا آپ کی دعائے رحمت سے محروم نہیں رہ سکتا۔ اب ہمیں چاہئے کہ ایسے اعمال کے ساتھ دنیا میں رہیں کہ کل قیامت میں شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ری ذات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے آگے شرمندہ نہ ہوں۔ کم از کم اتنے نمبر تو حاصل کرنے کی کوشش کریں کہ آسانی سے پاس کر دئے جائیں ورنہ پھر

ہمارے جسموں کو اس دہکتی آگ میں کچھ عرصے کے لئے ڈالا جائے گا۔ جس کا ایندھن کفارومشرکین اور وہ پتھر ہیں جن کو کفارومشرکین اپنا خدا (معاذ اللہ) سمجھتے تھے۔

نصف شعبان کی رات درحقیقت اہل قبور کے لئے عید کی رات ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس ملاقات کے لئے جنت البقیع تشریف لے گئے اسی سنت کو ادا کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ کے دور سے لے کر آج تک مسلمان آج کی شب اپنے مردوں سے ملاقات کے لئے قبرستان جاتے ہیں۔ ان کو حدیث شریف کے مطابق السلام علیکم یا اہل القبور کہہ کر مخاطب کرتے ہیں وہ ہمارے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ ہم کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ جب ہم ان کے ایصال ثواب کے لئے اللہ کا کلام اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے ہیں وہ اور خوش ہوتے ہیں ان کی مزید دلجوئی کے لئے ہم ان کی قبور پر گلاب کا پھول جس میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی خوشبو موجود ہے وہ ڈالتے ہیں یا کوئی بھی ہری شاخ قبر پر رکھ دیتے ہیں کہ جب تک گلاب کا پھول یا ہری شاخ اس ہمارے عزیز کے قبر پر تازہ رہے گا اس وقت تک وہ اللہ کی تسبیحات میں مشغول رہے گی۔ اور جہاں اللہ کی ایسی مقبول تسبیح ہو رہی ہو وہاں اللہ کی رحمت کا ہی نزول ہوتا ہے۔ اس لئے ہم اپنے اہل قبور کی خوشی کے لئے ان کی

قبروں پر ہار پھول پتی ڈالتے ہیں کہ اللہ کے عذاب سے وہ محفوظ رہیں۔ آپ چاہیں تو قبروں پر عطر وغیرہ چھڑک سکتے ہیں کیونکہ حدیث شریف کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھ محبوب چیزوں میں سے ایک محبوب خوشبو بھی ہے۔ اس لئے جہاں عطرپاشی ہوگی وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہوگی۔ ہاں اگر بتی سے پرہیز کریں تو بہت اچھا ہے اور اگر خوشبو کے لئے جلانا چاہتے ہی ہیں تو اصل قبر سے ہٹ کر لگائیں۔ قبر پر کبھی بھی اگر بتی نہ سلگائیں۔

۱۴ شعبان کی شام کو اپنے اپنے گھروں میں فاتحہ کا انتظار کریں کہ ۱۵ ویں شب شروع ہوتے ہی نئے سال کا بجٹ مل جاتا ہے اور جب اللہ کے رزق پر اللہ ہی کا کلام پڑھا جائے تو اس میں مزید برکت حاصل ہوتی ہے۔ ہمارے برصغیر میں آج کے دن کا حلوہ بہت معروف ہے۔ آپ کوئی سا بھی حلوہ پکا کر اس پر فاتحہ دے دیں اور اپنے تمام اہل خانہ عزیز و اقرباء کو اس کا ایصال ثواب پہنچائیں اگر حلوہ میسر نہ ہو تو کسی بھی شے پر فاتحہ دے دیں۔ فاتحہ ہر شے پر ہو جاتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ حلال کمائی کی حلال شے ہو۔ فاتحہ کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔ اور فائدہ زندوں کو کہ ان کو یاد بھی کیا اور اچھے اچھے کھانے ہم کو کھانے کو ملے۔ خیال رکھیں کہ فاتحہ کے کھانے میں سے پڑوس کے ساتھ ساتھ غریبوں کا بھی خیال رکھیں۔ اس میں

کوئی عمل بدعت سیہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ اپنے لئے یا مردوں کے ایصال ثواب کے لئے ۲۴ گھنٹوں میں کسی وقت بھی کوئی کار خیر کریں آپ کو ثواب ضرور ملے گا۔ اور جب آپ کو ثواب ملے گا تو ایصال ثواب ضرور ہوگا۔

اس شب استغفار کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی تلاوت، درود و سلام سے بھی اپنے قلوب کو جلا بخشیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب اہل ایمان کو اس شب کی برکتوں سے مالا مال کرے آمین!

لہٰذا بزرگوں، بھائیوں، ماؤں، بہنوں اور خاص طور نوجوانوں سے مودبانہ اپیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس شب کی فیوض و برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نہ جانے ہمیں یہ دوبارہ نصیب ہو کہ نہ ہو اور آتش بازی اور پٹاخوں کے مذموم کاروبار کو وسعت دینے میں شراکت دار نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک ہدایات دے آمین

دعاؤں کا طالب

پروفیسر مجید اللہ قادری

خطیب جامع مسجد طیبہ لیاقت آباد ۲۵ کراچی نمبر ۱۹